

## (Part - II)

سوال نمبر 4

اسلام میں خواتین کے حقوق

تعارف:

جس طرح سب انسان ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ اسی طرح سب کی ماں بھی املا حاً ایک ہی حضرت حوا ہیں۔ ایک ہی ماں باپ سے پہلے پورا گھرانہ وجود میں آیا ہے۔ حضرت حوا "حضرت آدم کی جنس سے تخلیق فرمائی گئی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ عورت مرد کے مقابل میں کوئی حقیر و فروتر مخلوق نہیں ہے۔ بلکہ وہ بھی اس شرف میں برابر کی شریک ہے جو انسان کو حیثیت اولاد آدم حاصل ہے۔

ارشد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو! جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا ان دونوں میں سے بیت سے مرد و عورت دنیا میں بھلا دے اور اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے وعدہ چاہتے ہو اور رشتوں کے بارے میں بھی خبردار رہو، بے شک اللہ تم پر نگران ہے۔

(النساء: 1)

حقیقت یہ ہے کہ اسلام اور آپس، پاکستان عورتوں کو تمام بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ جہاں تک پاکستانی معاشرے کا تعلق ہے تو بہت سے مفاہمت پر عورت کو عزت، تحفظ اور وقار حاصل ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سے حقوق بھی حاصل ہیں جیسا کہ جائیداد اور ووٹ کا حق۔

## مسلمان عورت کے عمومی حقوق

اسلام کی آمد کے بعد عورت کو امن کے ساتھ ساتھ بری رسومات سے آزادی کا پیغام بھی ملا۔ اسلام نے عورت کو وہ حقوق عطا کیے جو اس وقت دنیا میں عورت کو نہیں حاصل نہیں تھے۔ یہ حقوق مندرجہ ذیل ہیں۔

### زندگی کے تحفظ کا حق:

(i) اسلام سب سے پہلے عورت کو زندگی کے تحفظ کا حق دیتا ہے۔ اسلام سے قبل عرب کی جاہلی معاشرت میں عورتوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ جب کہ اسلام نے انسانی جان کی حرمت کو بیان کرنے سے پہلے فرمایا۔  
ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے، اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب اور لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(النسا: 93)

### مال کے تحفظ کا حق:

(ii) اسلام کے پہلے عورتوں کو وراثت میں حقوق حاصل نہیں تھے۔ اسلام نے سب سے پہلے اسے حق ملکیت عطا کیا۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: مردوں کے لیے اس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا۔

(النسا: 32)

### (iii) عزت کے تحفظ کا حق:

مسلمان مردوں کو حکماً یہ بات کہی گئی ہے کہ وہ کسی

بھی نامحرم عورت کی طرف بری نظر نہ اٹھائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

اے حبیب! مومن مردوں سے یہ اشارہ فرما دینے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شہرگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ وہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔

(النور: 30)

### (iv) تعلیم و تربیت کا حق:

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت کے فرائض میں

شامل ہے۔ حدیث شریف ہے۔

ترجمہ: علم حاصل کرنا ہر مسلمان عورت اور مرد پر فرض ہے۔

قرآن مجید احادیث کی روشنی میں مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت جیسے جیسے پروان چڑھی۔ خواتین نے زندگی کے ہر شعبہ میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے۔ رسول اللہ نے خود حضرت عائشہؓ کو قرآن کا علم دیا اور ان سے بہت سی احادیث روایت ہیں۔

### (v) حسن سلوک کا حق:

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں

ترجمہ:

عورتوں کے ساتھ معاشرت میں نیکی اور انصاف کو ملحوظ رکھو

(النساء: 19)

## عورتوں کے ازدواجی حقوق:

اسلام نے عورتوں کو مندرجہ ذیل

ازدواجی حقوق فراہم کیے ہیں۔

### (i) شادی کا حق:

اسلام سے قبل عورتیں مردوں کی ملکیت تصور کی جاتی تھیں۔ انہیں اپنی مرضی سے نکاح کا حق حاصل نہ تھا۔ اگر کسی عورت کو طلاق مل جاتی تب بھی وہ اپنی مرضی سے نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ قرآن مجید میں اس حوالے سے ارشاد ہے:

ترجمہ: (طلاق کے بعد) اپنی عورتوں کو نہ روکو کہ وہ شوہروں سے نکاح کر سکیں۔

(البقرہ: 232)

### (ii) حرم نکاح کا حق:

زنانہ جاہلیت میں باپ کے مرنے کے بعد بیٹا سو بیٹیوں میں سے نکاح کر سکتا تھا۔ اسی طرح بیٹے سارے رشتوں میں بیٹے نہیں تھے جب کہ اسلام نے اس حوالے سے سورۃ النساء میں واضح قوانین بیان کیے ہیں۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہاری ماؤں، بیٹیاں، بہنیں، چھوڑھیاں اور خالائیں حرام کر دی ہیں۔

(النساء: 3)

### (iii) مہر کا حق:

مباشرت سے قبل طلاق ہونے کی صورت میں مہر نصف ہو جاتا ہے۔ زنانہ جاہلیت میں حق مہر ملکیت کی صورت میں رائج نہ تھا۔ اسلام نے اس حوالے سے ارشاد فرمایا۔

ترجمہ: اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو  
اور تم اسے ڈھیروں مہر دے چکے ہو تب بھی اس سے  
نہ لو۔

(النساء: ۲۵)

(iv) خلع کا حق:

اگر مرد سے نباہ نہ ہو سکے تو عورت کے پاس خلع کا حق ہے۔  
اگر وہ قاضی یا جج کے پاس جا کر کیس دائر کرے تو اسے خلع مل جائے  
گا۔

ترجمہ: اور ان (مرد و عورت) پر کوئی حرج نہیں کہ بیوی کچھ  
بدلہ دے کر آزادی حاصل کرے۔

(البقرہ: ۲۲۹)

عورت کے سیاسی حقوق:

اسلام سے قبل عورت کے عائلی حقوق اسے  
نہیں ملے تھے سیاسی حقوق کا تو تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ عورتوں کو  
جو سیاسی حقوق دیے گئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(ii) رائے دہی کا حق:

نبی کریمؐ نے اپنی سنت مبارکہ سے عورت کے حق  
رائے دہی کو قانونی بنیاد فراہم کی۔

آپؐ کی سنت پر خلافت راشدہ میں اس طرح عمل ہوا کہ حضرت عمرؓ  
نے جب چھ صحابہ کی کمیٹی بنا لی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف کو  
الیکشن کمیشنر بنایا تو آپؐ نے مدینہ کے گھر گھر جا کر عورتوں کی رائے  
لی۔ انھوں نے حضرت عثمانؓ کے حق میں ووٹ دیا۔

## مفتنہ میں ماٹنگی کا حق:

حضرت عمرؓ کی مجلس سُورئی میں خواتین کی بھی ماٹنگی ہوتی تھی۔ ایک موقع پر جب آپؓ نے عورتوں کے مہر کی مقدار متعین کرنے پر رائے لی تو مجلس سُورئی میں ایک عورت اٹھ کھڑی ہوئی اور کہا کہ یہ آپؓ کو اختیار نہیں آپ مہر کی مقدار متعین کریں۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

"اور اگر تم انہیں بیٹا سا مال بھی دے چکے ہو تو واپس نہ لو"

(النساء: ۲۰)

اس پر آپؓ نے اپنی جو پز واپس لے لی۔

## خلاصہ بحث:

اسلام نے عورتوں کو جان، مال، عزت، تعلیم، صحت اور روزگار کے حوالے سے حقوق عطا کیے ہیں۔ ماں، بیٹی، بیٹی اور بیوی کی حیثیت میں ان کے مقام کو نہ صرف بیان کیا ہے بلکہ عملاً بھی عزت دی ہے۔ گلوہر بانسائیم نے کہا تھا "عورت کی مساوات کے لیے جدوجہد کی کہانی کسی ایک نسوانیت پرست یا کسی ایک تنظیم کی کہانی نہیں، یہ ان سبکی اجتماعی کوشش ہے جو انسانی حقوق پر لعین رکھتے ہیں۔" مسلمان بڑے فخر کے ساتھ اس کو بیان کر سکتے ہیں کہ رحمتِ دو عالم آپؓ کی ذاتِ اقدس ہی انسانی تاریخ میں وہ بے مثال ذات ہے، جن کے ذریعے سب سے صرف خواتین کو بلکہ معاشرے کے اندر گہر اور پسے ہوئے تمام طبقات کو حقوق مسر آئے۔

## سوال نمبر 2 زکوٰۃ کی اہمیت اور فلسفہ

### تعارف:

نماز کے بعد زکوٰۃ دوسری اہم ترین عبادت ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی طرح زکوٰۃ کا حکم بھی پیدا نبی کی شریعت میں موجود رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مسلمانوں کو زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا تو اس حکم کو پورا کرنے کے حوالے سے انہیں کسی اجنبیت کا احساس نہیں ہوا۔ قرآن کریم حضرت اسماعیلؑ کی اس بات کی نقل کرتا ہے کہ وہ نماز کی طرح گھر والوں کو زکوٰۃ کی تلقین بھی کرتے تھے۔ جس طرح سے سورۃ مريم میں ہے۔

### ترجمہ:

وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تلقین کرتا تھا اور اپنے پروردگار کے نزدیک وہ ایک پسندیدہ انسان تھا۔

### (مریم: 55)

زکوٰۃ کے لفظ سے ہی اس کا معنی متعین ہو جاتا ہے اس سے مراد وہ مال ہے جو پاکیزگی اور طہارت حاصل کرنے کے لیے دیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ اس کی ادائیگی ہر صاحبِ نماب کے لیے فرض ہے۔

### زکوٰۃ کی اہمیت:

(a) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک عربی آپس کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی اے اللہ کے رسولؐ تجھے کوئی

السائل بتائے کہ جو میں کروں تو حینا میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا "اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ پھراؤ اور غار ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور عرفان کے روزے رکھو۔ اس عربی نے کہا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں اس سے کچھ بھی رائی نہ کروں گا۔ جب وہ آدمی جلا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر کسی نے حینا دالوں میں سے کسی کو دیکھا ہے تو اسے دیکھ لے۔

- (b) حضرت فریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرمؐ سے نماز ادا کرنے، زکوٰۃ دینے اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے پر سبقت لی۔
- (c) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا "جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تو نے اپنا فرض پورا کر دیا۔"

### زکوٰۃ کے روحانی فوائد:

زکوٰۃ کے روحانی اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

#### (i) تزکیہ نفس:

زکوٰۃ ادا کرنے سے تزکیہ نفس حاصل ہوتا ہے۔ اپنے ہاتھ سے اور اپنی خوشی سے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے انسان کے دل میں مال کی محبت کم ہوتی ہے۔ جمل اور کنجوسی کا جذبہ مغلوب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اسوار ہوتا ہے۔ برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

#### ترجمہ:

اے نبی! ان کے احوال میں سے صدقہ لیں جس کے ذریعہ آپ انہیں کر دین اور ان کا تزکیہ کریں۔

(التوبہ: 103)



## نیکی کا حصول

(ii)

زکوٰۃ دینے سے نیکی کا حصول ہوتا ہے۔ کوئی انسان  
خواہ کتنا ہی عبادت گزار کیوں نہ ہو، دیگر نیکیاں چاہے کتنی ہی  
کرتا ہو۔ جب تک اپنے اوپر غائد زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا اسے  
نیکی حاصل نہیں ہو سکتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

تو تم ہرگز نیکی کو نہیں پاسکتے جب تک تم اپنی ان  
چیزوں میں سے (اللہ کی راہ) میں خرچ نہ کرو۔ جو  
تمہیں محبوب ہیں۔

(آل عمران: ۹۲)

## حال میں برکت:

(iii)

زکوٰۃ دینے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے۔ اس  
سخاوت سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہوتی ہے۔ ارشاد  
باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ:

اگر تم اللہ کو قرض دو تو وہ اسے تمہارے لیے دوگنا کر دے گا  
اور تمہاری مغفرت کر دے گا اور اللہ قدر کرنے والا بردبار ہے۔

(التغابن: ۱۷)

## زکوٰۃ کے اخلاقی فوائد:

زکوٰۃ کے اخلاقی فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

## تواضع و انکساری:

زکوٰۃ کے نظام پر یقین رکھنے والا اس بات پر  
بھی یقین رکھتا ہے کہ میرے پاس جو مال ہے وہ سب خدا یا رب کا عطا  
کردہ ہے۔ اس میں میرا اپنا کوئی کمال نہیں۔ اس طرح اس میں

تواضع و انکساری پیدا ہو جاتی ہے۔

### احساس ذمہ داری :

زکوٰۃ انسان میں احساس ذمہ داری پیدا کرتی ہے کہ اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے مال میں سے شرح کے مطابق حصہ نکالے تاکہ مستحقین و مفلس اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور معاشرے میں خود اعتمادی سے جی سکیں اور اپنی ضروریات زندگی کو پورا کر سکیں۔

### خود کفالت :

زکوٰۃ کی وجہ سے خود کفالت پر روانہ چڑھتی ہے۔ یعنی جب صاحب مال زکوٰۃ کی ادائیگی کرتے ہیں تو فخر، مساکین، عاملین، رقاب، قیدی، مسافر، فرض دار اپنی گنج مشکلوں سے رہائی پاتے ہیں۔ معاشرے کے ضرورت مند افراد اپنی زندگی بہتر طور سے گزارنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

### زکوٰۃ کے سماجی فوائد :

زکوٰۃ کے سماجی فوائد درج ذیل ہیں۔

#### (i) سودی معیشت کا فائدہ :

زکوٰۃ سودی معیشت کو رفتت کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نظام زکوٰۃ کے باعث معاشرہ اور حکومت دونوں فرض در فرض اور سود و سود کی لغت سے پاک ہو جاتے ہیں جو معاشرے اور حکومت کو گھن کی طرح چاٹ رہے ہوتے ہیں اور پھر معاشی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔

سود کی مخالفت قرآن میں ان الفاظ میں کی گئی ہے۔

ترجمہ:  
اللہ سود کو مٹاؤ اور صدقات کو بڑھاؤ ہے

(البقرہ: 276)

(ii) ارتکار دولت کا قطع منع:

زکوٰۃ کے نظام سے دولت کا ارتکار چند باحقوں میں نہیں ہونا۔ اگر دولت چند باحقوں میں مرکوز ہو جائے جیساکہ جاگیرداری اور سرمایہ دارانہ نظام میں ہوتا ہے تو اس سے مالدار اور نادار طبقوں کے درمیان تضاد اور تفاوت بہت نمایاں اور گھناؤنی شکل اختیار کر لیتے۔ یہ معیشت اور معاشرے اور بالآخر دونوں کے لیے تباہ کن ثابت ہوتا۔ زکوٰۃ ارتکار دولت کو کم کرتی ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

ترجمہ:

تاکہ وہ مال تمہارے مالداروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔

(الحشر: 07)

(iii) نصرت دین:

زکوٰۃ کے فوائد میں ایک اور فائدہ دین کی حفاظت اور نصرت ہے۔ قرآن حکیم نے ایک جگہ جہاد کا حکم دیتے ہوئے فرمایا

ترجمہ:

اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور ہاتھ روک کر اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

(البقرہ: 195)

## خلاصہ بحث:

ضرورت اس امر کی ہے کہ زکوٰۃ کو جہاں امیروں سے اٹھا  
 کیا جائے اور اسے غریبوں میں تقسیم کیا جائے۔ جہاں زکوٰۃ کی  
 رقم بلا واسطہ غریبوں میں تقسیم کی جائے وہاں ساتھ ساتھ اس طرح کا  
 انفراسٹرکچر بھی بحال کیا جائے جس سے مستقل آمدنی حاصل ہوئی  
 رہے اور غریبوں کا فائدہ ہوگا رہے۔ زکوٰۃ کے اجتماعی نظام سے  
 جہاں سوری معیشت، بیرونی قرض، سرفاہ دارانہ نظام تجارت  
 بالواسطہ کھولنے سے جان چھوٹ جائے گی وہاں پر اللہ تعالیٰ کی طرف  
 سے رحمتوں کا نزول ہی ہوگا۔